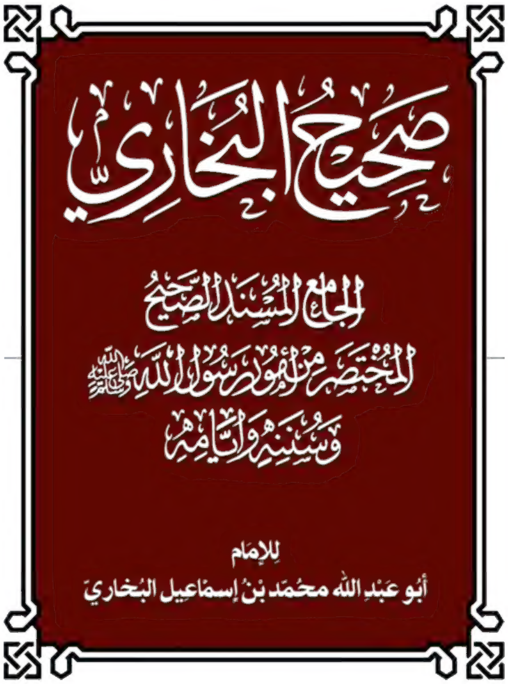
صحیح بخاری

https://ur.wikipedia.org/s/lu0

صحیح بخاری



مصنف	محمد بن اسماعیل بخاری
زبان	عربی
سلسلہ	صحاح ستہ
موضوع	حدیث
صنف	تدوین حدیث
تاریخ اشاعت	انیسویں صدی عیسوی

صحیح بخاری کا اصل نام «**الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ و ایامہ**» ہے جو «صحیح البخاری» کے نام سے مشہور ہے، یہ اہل سنت وجماعت کے مسلمانوں کی سب سے مشہور حدیث کی کتاب ہے، اس کو امام محمد بن اسماعیل بخاری نے سولہ سال کی مدت میں بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ تدوین کیا ہے،[1] اس کتاب کو انھوں نے چھ لاکھ احادیث سے منتخب کر کے جمع کیا ہے۔[2] اہل سنت کے یہاں اس کتاب کو ایک خاص مرتبہ و حیثیت حاصل ہے اور ان کی حدیث میں چھ امہات الکتب (صحاح ستہ) میں اول مقام حاصل ہے، خالص صحیح احادیث میں لکھی جانی والی پہلی کتاب شمار ہوتی ہے،[3] اسی طرح اہل سنت میں قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب مانی جاتی ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: «امام بخاری کی جامع الصحیح، کتاب اللہ کے بعد اسلام کی سب معتبر اور افضل کتاب ہے»۔[4]<ref/>[5][6] اسی طرح صحیح بخاری کا شمار کتب الجوامع میں بھی ہوتا ہے، یعنی ایسی کتاب جو اپنے فن حدیث میں تمام ابواب عقائد، احکام، تفسیر، تاریخ، زہد اور آداب وغیرہ پر مشتمل اور جامع ہو۔[7]

اس کتاب نے امام بخاری کی زندگی ہی میں بڑی شہرت و مقبولیت حاصل کر لی تھی، بیان کیا جاتا ہے کہ اس کتاب کو تقریباً ستر ہزار سے زائد لوگوں نے ان سے پڑھا اور سماعت کی،[8] اس کی شہرت اس زمانہ میں عام ہو گئی تھی، ہر چہار جانب خصوصاً اس زمانے کے علما میں اس کتاب کو توجہ اور مقبولیت حاصل ہو گئی تھی، چنانچہ بے شمار کتابیں اس کی شرح، مختصر، تعلیق، مستدرک، تخریج اور علومِ حدیث وغیرہ پر بھی لکھی گئیں، یہاں تک کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اس کی شروحات کی تعداد بیاسی (82) سے زیادہ ہو گئی تھی۔[9]

مؤلف

تفصیلی مضمون کے لیے **محمد بن اسماعیل بخاری** ملاحظہ کریں۔

پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بَرْدِزبَہ [10]<ref/> جعفی بخاری۔ اہل سنت والجماعت کے مشہور محدث، رجال حدیث، جرح و تعدیل اور علل کے امام[11] اور بڑے حافظ حدیث ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں: «مندرجہ ذیل شرائط جس میں جمع ہوں وہ حافظ کہلاتا ہے، وہ یہ ہیں: طلب حدیث میں لوگوں کے درمیان میں (ناکہ صرف کتابوں یا اخبارات میں) شہرت ہو، رواۃ کے طبقات اور مراتب میں جرح و تعدیل کی معرفت ہو، صحیح و ضعیف کی تمیز کر سکے یہاں تک کہ اس کو مستحضر احادیث کی تعداد غیر مستحضر سے زیادہ ہو اور اکثر احادیث متون کے ساتھ حفظ ہوں۔»[12]<ref/> اور فقیہ[13] ہیں۔ بخارا میں جمعہ کی رات 13 شوال سنہ 194 ہجری مطابق 20 جولائی سنہ 810 عیسوی میں پیدا ہوئے،[14][15] علمی گھرانہ میں پرورش پائی جہاں ان کے والد خود حدیث کے بڑے عالم تھے،[16] والد امام بخاری کے بچپن ہی

میں وفات پا گئے اور امام بخاری نے یتیمی کی حالت میں ماں کی کفالت و تربیت میں پروان چڑھے،[17][18] بچپن ہی سے طلب علم میں مشغول ہوئے، چنانچہ بچپن ہی میں قرآن مجید اور اس زمانہ کی امہات الکتب کو حفظ کر لیا، یہاں تک کہ جب عمر دس سال ہوئی تو حدیث حفظ کرنا شروع کیا، شیوخ اور علما کے پاس آنے جانے لگے، دورس حدیث کے حلقوں میں شریک ہونے لگے،[19] اور سولہ برس کی عمر میں عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کی کتابوں کو حفظ کر لیا۔[20] طلب حدیث اور شیوخ سے ملاقات کی غرض سے اسلامی دنیا کے اکثر ملکوں اور شہروں کا سفر کیا، وہاں کے تقریباً ایک ہزار علما و شیوخ سے استفادہ کیا[21] اور تقریباً چھ لاکھ احادیث کو جمع کیا۔[2]



امام محمد بن اسماعیل بخاری مصنّف الجامع الصحیح

امام بخاری نے خوب شہرت و مقبولیت حاصل کی، ان کے ہم عصروں حتی کہ ان کے شیوخ تک نے ان کا اعتراف کیا، ان کے بعد کے علما نے حدیث و علوم حدیث میں ان امامت کا لوہا مانا،[22] یہاں تک کہ انھیں امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا گیا۔ شیخ احمد محمد شاکر کہتے ہیں: «محدثین علما کے بہت سے القاب ہیں، سب سے اعلیٰ لقب: امیر المومنین فی الحدیث ہے، یہ لقب بہت نادر شخصیات پر منطبق ہوتا ہے جو ان میں مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں، جیسے: شعبہ بن حجاج، سفیان ثوری، امام بخاری اور دار قطنی۔ متاخرین میں ابن حجر عسقلانی ہیں، رضی اللہ عنہم جمیعا۔»)[23]<ref/>[24][25] امام بخاری سے بہت سے کبار علما و محدثین نے علم حاصل کیا، مثلاً: مسلم، ابن خزیمہ، ترمذی اور دوسرے ائمہ محدثین۔ اس کے علاوہ طلاب علم، رواۃ اور محدثین کی ایک بڑی تعداد نے ان سے سماعت اور استفادہ کیا۔ امام بخاری کی صحیح بخاری کے علاوہ دیگر کئی تصنیفات ہیں، جس میں سب سے مشہور التاریخ الکبیر، الادب المفرد، رفع الیدین فی الصلاۃ اور قرات خلف الامام وغیرہ ہے۔ اخیر عمر میں امام بخاری پر آزمائش کا آغاز ہوا، ان پر بہت ظلم ڈھایا گیا، یہاں تک کہ انھیں نیشاپور اور بخارا سے شہر بدر کر دیا گیا، چنانچہ وہاں سے سمرقند کے ایک دیہات میں چلے گئے، وہیں آخری سانس تک بیماری کی حالت میں مقیم رہے اور عید الفطر کی رات سنیچر کے دن 256 ہجری مطابق 1 ستمبر 870 عیسوی میں وفات ہو گئی۔[26]

عُنوان و موضوعات

کتاب کو کئی بڑے اور بہت سے چھوٹے حِصّوں میں موضوع وار ترتیب دیا گیا۔ بڑے حصوں کو کتاب اور چھوٹے حصوں کو باب کے نام سے پیش کیا گیا ہے۔ بڑے موضوعات مندرجۂ ذیل ہیں۔

1. کتاب الایمان
2. کتاب العلم
3. کتاب الوضو
4. کتاب الغسل
5. کتاب الحیض
6. کتاب التّیمم
7. کتاب الصّلٰوۃ
8. کتاب مواقیت الصّلٰوۃ
9. کتاب الاذان
10. کتاب صفۃ الصّلٰوۃ
11. کتاب الجُمعۃ
12. کتاب صلوۃ الخوف
13. کتاب العیدین
14. کتاب الوتر
15. کتاب الاستسقاء
16. کتاب الکسوف
17. کتاب سجود القران
18. کتاب ِ تقصیر الصلوٰۃ
19. کتاب تہجد
20. کتاب الجنائز
21. کتاب الزکاۃ
22. کتاب الحج
23. کتاب العمرۃ
24. کتاب فضائل المدینہ
25. کتاب الصّیام
26. کتاب صلٰوۃ التراویح
27. کتاب لیلۃ القدر
28. کتاب الاعتکاف
29. کتاب البیوع
30. کتاب السّلم
31. کتاب الشُفعہ
32. کتاب الأجارہ

33. کتاب الحوالۃ
34. کتاب الکفالہ
35. کتاب الوکالہ
36. کتاب الحرث والمزارعہ
37. کتاب المساقات
38. کتاب الاستقراض
39. کتاب الخصومات
40. کتاب اللقطہ
41. کتاب المظالم
42. کتاب الشرکہ
43. کتاب الرھن
44. کتاب العتق
45. کتاب الھبہ وفضلھا
46. کتاب الشھادات
47. کتاب الصلح
48. کتاب الشروط
49. کتاب الوصایا
50. کتاب الجھاد والسیر
51. مزید 50 ابواب ہیں...

.

احادیث کی تعداد

🎄امام بخآری رحمۃ اللہ کے پاس کل چھ لاکھ احادیث مبارکہ کا مجموعہ تھا۔

جن میں سے انھوں نے احادیث کا چناؤ (Selection)کرکے صحیح بخآری مرتب کی جن میں احادیث مبارکہ کی تفاصیل اس طرح سے ہیں۔

🌹 کل احادیث مبارکہ کی تعداد سات ہزار تین سو ستانوے(7397) ہے، جن میں ایک ہی حدیث کبھی

🎇ایک، دو یا تین بار

🎇اور کبھی 10تا 12بار

🎇اور کبھی ایک ہی حدیث کو اکیس /بائیس بار بھی دہرایا گیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ امام بخآری رحمۃ اللہ نے مختلف موضوعات اور ابواب قائم کرتے ہوئے ایک ہی حدیث کو

💫 دلائل کے طور پہ

💫 معلقات کے طور پر

💫مطابقات کے طور پر

💫توابع کے طور پر

💫یا شواہدات کے طور پر

استعمال کی ہیں۔ 🌹اور پھر اگر چھوٹے چھوٹے احادیث مبارکہ کے ٹکڑے بطور جز کے بھی شامل کر لیں تو پھر یہ تعداد نو ہزار بیاسی (9082) بنتی ہے۔

🌹اور پھر اگر 🌀بطور اجزاء احادیث مبارکہ یعنی چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں جو احادیث ہیں، وہ بھی صرف ایک ہی مرتبہ شامل کریں۔ 🌀اور جو آثار صحابہ کرام عیلھم ہیں (یعنی وہ اصحابہ علیھم کی باتیں ہیں)بھی بنا تکرار کے شامل کیا جائے۔ 🌀یا پھرآثار تابعین اکرام کے(فرامین) مذکور ہوئے ہیں، ان کو بھی بغیر تکرار کے صرف ایک ہی مرتبہ شامل کرکے شمار کیا جائے تو پھر کل تعداد چار ہزار (4000)بنتی ہے۔ جس میں کسی طرح کا کوئی تکرار یعنی Repetition نہیں ہے

🌹اور اگر 🌀تمام تکرار(Repetition)احادیث کو بھی ہٹا دیں۔ 🌀اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اور آثار تابعین کو بھی ہٹا کر شمار کیا جائے تو یہ تعداد دو ہزار سات سو اکسٹھ (2761) بنتی ہے۔

شروح

بہت سے علماء نے اب تک اس مجموعۂ حدیث کی تشریحات کی ہیں اور تبصرے لکھے ہیں، جیسا کہ:

- فتح الباري شرح صحيح البخاري مصنف حافظ ابن حجر عسقلانی (وفات:852ھ)
- الكواكب الدراري فی شرح البخاری مصنف الكرمانی: (وفات:796ھ)
- عمدة القاري شرح صحيح البخاري المؤلف: أبو محمد محمود بن أحمد بن موسى بن أحمد بن حسين العينتابى الحنفى بدر الدين العينى (المتوفى: 855ھ)[27]
- ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری تصنیف القسطلانی (وفات:923ھ)۔ یہ شرح صحیح بخاری کی مشہور ترین شروح میں سے ایک ہے[28]
- التنقيح لألفاظ الجامع الصحيح تصنيف:بدر الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله بن بهادر، الزركشي (745 - 794 هـ)
- التوشيح لشرح الجامع الصحيح تصنيف جلال الدين سيوطى (وفات:811ھ)
- شرح ابن كثير تصنيف ابن كثير (وفات:744ھ)
- شرح علاء الدين
- شرح ابن الملقن
- اللامع الصبيح بشرح الجامع الصحيح المؤلف: شمس الدين البِرْماوي، أبو عبد الله محمد بن عبد الدائم بن موسى النعيمي العسقلاني المصري الشافعي (المتوفى: 831 هـ)
- شرح التلمسانی المالکی
- شرح البلقينى
- فتح الباری تصنیف ابن رجب الحنبلی
- شرح ابن ابی حمزه الاندلسی
- شرح ابی البقاء الاحمدی
- شرح الباکری
- شرح ابن الرشيد
- شَوَاهِد التَّوضِيح وَالتَّصحِيح لمشكلات الجامع الصَّحِيح المؤلف: محمد بن عبد الله، ابن مالك الطائي الجياني، أبو عبد الله، جمال الدين (المتوفى: 672ھ)
- حاشية البخاری تصنيف مفتی محمد اختر رضا خان قادری الازہری
- شرح ابن البطال تصنیف ابو الحسن علی بن خلاف بن عبد المالک
- المتواري علي تراجم أبواب البخاري المؤلف: أحمد بن محمد بن منصور بن القاسم بن مختار القاضي، أبو العباس ناصر الدين ابن المنير الجذامي الجروي الإسكندراني (المتوفى: 683ھ)

- نعمت الباری فی شرح صحیح بخاری تصنیف غلام رسول سعيدي

نسخہ

اس وقت پوری دنیا میں صحیح بخاری کا نسخۂ علامہ فربری (متوفی 320ھ) دستیاب ہے۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ فربری کے علاوہ بھی بخاری کے دوسرے رواۃ موجود ہیں۔ جیسا کہ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ صحیح بخاری ہم تک پانچ طریق سے پہنچی ہے، وہ طرق خمسہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. ۔ علامہ فربری (متوفی 320ھ)
2. ۔ علامہ ابو اسحاق ابراہیم بن معقل بن حجاج نسفی حنفی (متوفی 294ھ)
3. ۔ ابو محمد حماد بن شاکر نسوی حنفی (متوفی 290ھ و بقولے متوفی 311ھ)
4. ۔ علامہ ابو طلحہ منصور بن محمد برزوی (متوفی 329ھ)
5. ۔ قاضی حسین بن اسماعیل محاملی (متوفی 330ھ)

متاخرین کی آراء

- ابن الصلاح (متوفی 643ھ) کہتے ہیں کہ: ” اللہ کی کتاب (قرآن) کے بعد صحیح بخاری اور صحیح مسلم سب سے صحیح ترین کتابیں ہیں۔
- امام نسائی (متوفی 303ھ) نے لکھا ہے کہ: ” أجود هذه الكتب كتاب البخاري“۔
- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی 1176ھ) نے اپنی تصنیف حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ: ” جو شخص اِس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو، وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹا ہوا ہے“۔ بعد ازاں قسم اُٹھا کر کہتے ہیں کہ: ” اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِس کتاب کو جو شہرت عطاء فرمائی، اُس سے زیادہ کا تصور نہیں کیا جا سکتا“۔[29]

حواشی

مزید دیکھیے

- فہرست مصنفین و مؤلفین حدیث
- محمد بن اسماعیل بخاری
- بخارا

حوالہ جات

1. الحديث والمحدثون - محمد محمد أبو زهو (طبعہ دار الفكر العربی:ج1 ص378)

2. ٨ ا ب مختصر تاريخ دمشق - ابن منظور، أبو الفضل محمد بن مكرم بن على بن منظور الأنصارى (طبعه دار الفكر: ج22 ص27)
3. المقنع فى علوم الحديث - ابن الملقن، سراج الدين أبو حفص عمر بن على بن أحمد الشافعى المصرى (طبعه دار فواز للنشر :ج1 ص56)
4. تاريخnamaz الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام - شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبى (طبعه دار الغرب الإسلامى:ج6 ص140)
5. معرفه أنواع علوم الحديث - عثمان بن عبد الرحمن، أبوعمرو، تقى الدين المعروف بابن الصلاح (طبعه دار الكتب العلميه: ج1 ص84)
6. تدريب الراوى فى شرح تقريب النواوى - جلال الدين السيوطى، عبد الرحمن بن أبى بكر (طبعه دار طيبه: ج1 ص142)
7. منهج النقد فى علوم الحديث - نور الدين عتر (طبعه دار الفكر:ج1 ص198)
8. البدايه والنهايه - ابن كثير أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى الدمشقى (طبعه دار الفكر:ج11 ص25)
9. علوم الحديث ومصطلحه - د. صبحى إبراهيم الصالح (طبعه دار العلم للملايين:ج1 ص118/الحاشيه)
10. القاموس المحيط - الفيروزآبادى، مجد الدين أبو طاهر محمد بن يعقوب (طبعه مؤسسه الرساله:ج1 ص60)
11. صحيح البخارى (طبعه دار التأصيل:ج1 ص32/مقدّمه التحقيق)
12. فهرس الفهارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات - محمد عبد الحى بن عبد الكبير ابن محمد الحسنى الإدريسى، المعروف بعبد الحى الكتانى (طبعه دار الغرب الإسلامى:ج1 ص77)
13. البدايه والنهايه - ابن كثير، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى الدمشقى (طبعه دار هجر:ج14 ص530)
14. الإرشاد فى معرفه علما الحديث - أبو يعلى الخليلى، خليل بن عبد الله بن أحمد بن إبراهيم بن الخليل القزوينى (طبعه مكتبه الرشد:ج3 ص959)
15. البدايه والنهايه - ابن كثير أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى الدمشقى (طبعه دار هجر:ج14 ص527)
16. التحفه اللطيفه فى تاريخ المدينه الشريفه - شمس الدين الشخاوى، أبو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبى بكر بن عثمان (طبعه دار الكتب العلميه:ج2 ص448)
17. البدايه والنهايه - ابن كثير أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى البصرى الدمشقى (طبعه دار هجر:ج14 ص256)
18. تذكره الحفاظ - شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبى (طبعه دار الكتب العلميه:ج2 ص104)
19. التوضيح لشرح الجامع الصحيح - ابن الملقن، سراج الدين أبو حفص عمر بن على بن أحمد الشافعى المصرى (طبعه دار النوادر:ج1 ص57/مقدّمه التحقيق)
20. طبقات الشافعيه الكبرى - تاج الدين عبد الوهاب بن تقى الدين السبكى (طبعه دار هجر:ج2 ص216)
21. الأعلام - خير الدين الزركلى (طبعه دار العلم للملايين:ج6 ص34)
22. شرح علل الترمذى - ابن رجب الحنبلى، زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن السَلامى الحنبلى (طبعه مكتبه المنار:ج1 ص494)
23. ألفيّه السيوطى فى علم الحديث بتعليق الشيخ أحمد شاكر (طبعه المكتبه العلميه:ج1 ص92)
24. تدوين السنه النبويه نشأته وتطوره من القرن الأول إلى نهايه القرن التاسع الهجرى - ياسر محمد بن مطر بن عثمان آل مطر الزهرانى (طبعه دار الهجره للنشر والتوزيع:ج1 ص115)

25. إرشاد الساری لشرح صحيح البخاری - القسطلانی، أبو العباس أحمد بن محمد بن أبی بكر بن عبد الملك القسطلانی القتيبی المصری (طبعہ المطبعہ الكبری الأميريہ، مصر:ج1 ص33)
26. سير أعلام النبلا - شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايماز الذهبی (طبعہ مؤسسہ الرسالہ:ج12 ص467)
27. "گوگل پر تفصیل"۔ 10-10-2006 کو اصل سے آرکائیو کیا گیا۔ اخذ شدہ بتاریخ 10-10-2006
28. عبد الحکیم مراد (http://www.masud.co.uk/ISLAM/ahm/bari.htm)
29. شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: حجۃ اللہ البالغہ، صفحہ 297۔

بیرونی روابط

- اسلام آن لائن (http://www.islamonline.com/cgi-bin/news_service/profile_story.asp?service_id=838) آرکائیو شدہ (http://www.islamonline.com/cgi-bin/news_service/profile_story.asp?service_id=838) (غیرموجود تاریخ) بذریعہ islamonline.com (نقص:نامعلوم آرکائیو یو آر ایل)
- سنہ کی ویب گاہ (http://www.sunnah.org/history/Scholars/imam_bukhari.htm)آرکائیو شدہ (http://www.sunnah.org/history/Scholars/imam_bukhari.htm) (غیرموجود تاریخ) بذریعہ sunnah.org (نقص:نامعلوم آرکائیو یو آر ایل)
- یا رحمان ڈاٹ کام (http://yarehman.bizbrowse.com/islam/Mazameen/Personalities-English/Imam-Bukhari.htm)آرکائیو شدہ (http://yarehman.bizbrowse.com/islam/Mazameen/Personalities-English/Imam-Bukhari.htm) (غیرموجود تاریخ) بذریعہ yarehman.bizbrowse.com (نقص:نامعلوم آرکائیو یو آر ایل)
- انٹر اسلام (http://www.inter-islam.org/A-Z/B/B.htm)
- فتوی آن لائن (http://fatwa-online.com/classicalbooks/hadeeth/0000101.htm)آرکائیو شدہ (http://fatwa-online.com/classicalbooks/hadeeth/0000101.htm) (غیرموجود تاریخ) بذریعہ fatwa-online.com (نقص:نامعلوم آرکائیو یو آر ایل)